اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

تیسری جماعت کے لیے

غلام محی الدّین

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق ،علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے
مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک
استنبول اوکلینڈ بینگ کوک بیونس آئرس
ٹورونٹو ٹوکیو ٹیپی چنائے دارالسلام دہلی ساؤ پالو
شنگھائی کراچی کوالالمپور کولکتہ کیپ ٹاؤن ممبئی میڈرڈ
میکسیکوسٹی میلبرن نیروبی ہونگ کونگ

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۳ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۳ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل، ترجمہ کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لئے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 579000 0

پاکستان میں ________، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
۵- بنگلور ٹاؤن، شارع فیصل،
پی-او بکس ۱۳۰۳۳، کراچی-۷۵۳۵۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

اسلامیات کی تعلیم نہایت توجہ طلب ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس میں قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلامیات کی تدریس کا مقصد طالب علموں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ ان میں نیک عمل کا جذبہ بیدار کرنا ہے تاکہ وہ ایک بہترین معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اسلامیات پڑھاتے وقت طلبا پر یہ واضح کردیا جائے کہ ہمارا دین ، اسلام محض چند عقائد یا رسوم کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک زندہ ، مؤثر اور متحرک نظام ہے جو ہمیں زندگی گزارنے کے سچّے اور سیدھے راستے دکھاتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کون سے کام بھلائی کے ہیں اور کون سے کام بُرے ہیں۔

اسلامیات کی افادیت سے طلبا کو روشناس کرانا بھی نہایت ضروری ہے۔ طلبا کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اسلامیات کی تعلیم اللہ ربّ العزّت کی حاکمیت کا غیر متزلزل احساس پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ہمارے یقین کو کامل بناتی ہے۔ یومِ جزا و سزا پر ہمارے ایمان اور یقین کو مضبوط دلائل فراہم کرتی ہے اور یہ وہ عوامل ہیں جن کی بنا پر ہمارے اندر نیک عمل کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور ہمارے کردار و شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔

بچّوں کو درسی کتاب پڑھانے والے استاد کو پوری طرح ادراک ہونا چاہیے کہ وہ انھیں یہ کتاب کیوں پڑھا رہا ہے۔ اسے نہ صرف درسی کتاب کا اچھّی طرح مطالعہ کرلینا چاہیے بلکہ زیرِ نظر رہنمائے اساتذہ کا بھی بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ معلّمینِ اسلامیات کو زیرِ تذکرہ درسی کتاب میں شامل عنوانات کو ذہن میں رکھتے ہوئے بچّوں کو اسلامیات کا درس دینا چاہیے۔ بچّوں میں اللہ ، اللہ کے رسول ﷺ اور قرآن سے محبت کا جذبہ اُجاگر کرنے کے لیے اسباب مہیا کرنے چاہئیں۔ طلبا کو حقوق العباد سے آگاہ کرنا بھی تدریسِ اسلامیات کا ایک اہم مقصد ہے ، معلّم کو اس پہلو سے صرفِ نظر نہیں کرنا چاہیے۔

معلّمینِ اسلامیات کے لیے یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ وہ جن بچّوں کو اسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں ان کی عمریں سات آٹھ برس کے لگ بھگ ہیں۔ اس عمر کے بچّے نہایت کم سِن اور معصوم ہوتے ہیں اور ان کی مثال ایک نازک پھول یا کلی کی سی ہوتی ہے۔ ان بچّوں کے ساتھ سخت لہجے

میں بات کرنا یا انھیں خوف میں مبتلا کر کے تعلیم دینا ایسا ہی ہے جیسے پھولوں پر لو چلنے لگے اور پودوں پر ٹڈّی دل حملہ آور ہوجائے۔ بچّوں کے ساتھ شفقت اور محبت کا رویّہ اپنانا چاہیے اور ان کی دل جوئی اور دل داری کرنی چاہیے۔ تدریس کے فرائض کی انجام دہی کے دوران طالب علموں پر جبر یا تشدّد ہرگز زیب نہیں دیتا۔ معلّمانہ منصب کی روح شفقت ، محبت ، دل داری اور خیر خواہی سے عبارت ہے۔ بچّوں کو مارنے ، پیٹنے یا خوف اور دباؤ کا رویّہ اختیار کرنے سے طالب علم وقتی یا عارضی اثر قبول کرسکتا ہے ، دائمی نہیں۔ برسہا برس کے تجربات سے ثابت ہے کہ سخت کلمات کی نسبت نرم گوئی اور شفقت و پیار کا لہجہ زیادہ اثر انگیز ثابت ہوتا ہے۔

تدریس کا اولین مقصد طلبا کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اساتذہ کو طلبا کی ذہنی سطح ، عمر ، دلچسپی اور ماحول کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ سبق کو کامیاب اور دلچسپ بنانے کے لیے استاد مکمل تیاری کر کے کمرۂ جماعت میں آئے۔

معلّمین کے لیے یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ تمام بچّے یکساں ذہنی صلاحیت کے حامل نہیں ہوتے۔ بعض بچّے کُند ذہن ہوتے ہیں۔ ایسے بچّوں پر خصوصی و انفرادی توجہ دینا معلّم کا اخلاقی فرض ہے۔ کم ذہنی استعداد کے بچّوں کو عام بچّوں یا اعلیٰ ذہنی استعداد کے حامل بچّوں کے ساتھ بٹھانے سے بھی ان بچّوں کی ذہنی صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ اعلیٰ ذہنی استعداد کے حامل بچّوں پر کسی قسم کے منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔

اسلامیات کی تعلیم و تدریس کا بنیادی مقصد بچّوں کو دینی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ انھیں نیک و صالح عمل کی جانب راغب کرنا اور انھیں ایک ایسا فعال شہری بنانا ہے جو ہمارے معاشرے کو بہترین معاشرہ بنانے میں اہم کردار ادا کرسکے۔ اس رہنمائے اساتذہ کا مقصد معلّمینِ اسلامیات کی مناسب راہ نمائی کرنا ہے تاکہ وہ تدریس کا عمل زیادہ سے زیادہ مؤثّر بناسکیں۔ زیرِ نظر کتاب میں ہر سبق کی تدریس کے مقاصد ، اصول اور طریقہ ہائے تدریس بیان کیے گئے ہیں جن کو مدِّ نظر رکھ کر استاد زیادہ بہتر نتائج حاصل کرسکتا ہے۔ توقع ہے کہ یہ کتاب معلّمینِ اسلامیات کے لیے راہ نما ثابت ہوگی اور وہ اس کی مدد سے اپنے فرائض بہتر طور پر انجام دے سکیں گے۔

تدریس کے طریقوں ، تعلیم کی اہمیت اور افادیت سے واقفیت استاد کے لیے بہت ضروری ہے۔ اسے تدریس کے مقاصد کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اشاراتِ سبق مرتب کرنے اور امدادی اشیا

کا اہتمام کرنے کے اصولوں سے بھی واقف ہونا چاہیے۔ کمرۂ تدریس میں معلّم کو ہمہ وقت مستعد اور متحرک نظر آنا چاہیے۔ لباس اور وضع قطع کے معاملے میں بھی احتیاط برتنا، استاد کے لیے بہت ضروری ہے کیوں کہ وہ تمام طلبا کے لیے ایک مثال ہوتا ہے۔ گفتگو میں نرمی اور شائستگی بھی استاد کا ایک اہم وصف ہے۔

فہرست

باب اوّل : قرآن مجید

- ناظرہ قرآن ، حفظِ قرآن ، حِفظ و ترجمہ ۱-۷

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- توحید ، رسالت ، آخرت ۸
- قرآن مجید ۱۱
- نمازوں کے اوقات ، آداب اور قبلہ ۱۲
- مسجد کا احترام ۱۴

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- حضرت ابو طالب کی کفالت ۱۵
- شام کا سفر ۱۶
- حلفُ الفُضول ۱۸
- حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح ۲۰
- حجرِ اسود کی تنصیب ۲۱
- غارِ حرا میں خلوت نشینی ۲۲
- رسول اللہ ﷺ کے اخلاق ۲۴
- رواداری اور حسنِ معاشرت ۲۷
- رسول اکرم ﷺ کی حیات طیّبہ ۲۸

باب چہارم : اخلاق و آداب

- آدابِ معاشرت ۳۰

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

- حضرت ابراہیم علیہ السلام ۳۲
- حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ ۳۳

باب اوّل: قرآن مجید

ناظرہ قرآن

مقصدِ عمومی

بچّوں کو درست تلفّظ اور مخارج کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو ناظرہ قرآن کے رموزِ اوقاف سے آگاہ کرنا تاکہ وہ قرآنِ پاک درست طریقے سے پڑھ اور یاد کرسکیں۔

امدادی اشیا

''رموزِ اوقاف'' کے اشارات پر مشتمل چارٹ۔ پہلے پارے کی آڈیو کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈر، انشا اللّٰہ اور ماشاء اللّٰہ کے چارٹ مع ترجمہ۔

آمادگی

استاد جماعت میں آکر سب سے پہلے چارٹ دیوار پر آویزاں کرے۔ اس کے بعد تلاوتِ قرآن کے فیوض و برکات سے بچّوں کو آگاہ کرے اور انھیں یہ باور کرائے کہ قرآن آسمانی کتاب ہے، کوئی عام کتاب نہیں۔ اس کے پڑھنے اور سننے دونوں کا بہت ثواب ہے۔ استاد بچّوں کو سمجھائے کہ قرآنِ مجید پڑھنے کے کیا آداب ہیں؟ تلاوت ٹھہر ٹھہر کر اور مناسب آواز میں کی جانی چاہیے اور الفاظ کی ادائیگی میں تلفّظ اور مخارج کا ازحد خیال رکھنا چاہیے۔ جب بچّوں کو یہ تمام باتیں اچّھی طرح بتادی جائیں، تب اعلانِ سبق کرتے ہوئے تدریس کا آغاز کیا جائے۔

نفسِ مضمون

ناظرہ قرآن/ حفظِ قرآن/ حِفظ وترجمہ

طریقۂ تدریس

استاد بچّوں کو روزانہ اتنا ہی پڑھائے جتنا وہ باآسانی درست تلفّظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔ جب یہ اطمینان ہوجائے کہ بچّے دیا جانے والا سبق صحیح طور پر دہرا رہے ہیں تب ہی آگے پڑھایا جائے۔

بچّوں سے پارہ پڑھوانے سے پہلے استاد پہلے خود مقررہ آیات کی تلاوت کرے بعد ازاں بچّوں سے پڑھوایا جائے۔ دورانِ تلاوت جتنے بھی رموز آتے جائیں، استاد چارٹ کی جانب اشارہ کرکے ان کی تشریح کرتا جائے اور ان کی شناخت کرائے تاکہ بچّوں کو یہ معلوم ہوسکے کہ کون سے اشارات پر تلاوت کے دوران رکنا ہے اور کہاں رکنا منع ہے۔

رموزِ اوقاف

نشانات	مطلب	
O	وقفِ تام	آیت ختم ہونے کا نشان۔ یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔
م	وقفِ لازم	ضرور ٹھہرنا چاہیے۔
ط	وقفِ مطلق	ضرور ٹھہرنا چاہیے۔
ج	وقفِ جائز	ٹھہرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھہرنے سے بھی فرق نہیں پڑتا۔
ز ذ	وقفِ مجوّز	نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
ص	وقفِ مرخص	ملا کر پڑھنا چاہیے۔
ق	قبل علیہ الوقت	یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔
لا	لاوقف علیہ	یہاں نہ ٹھہرنا بہت بہتر ہے۔
قف	ٹھہر جاؤ	ٹھہرنا بہتر ہے۔
صل	قد یوصل	ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔
صلے	الوصل اولیٰ	بہتر ہے کہ نہ ٹھہریں۔
∴ ∴	معانقہ	جب ایسے نشانات کسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد میں آئیں۔ تو کسی ایک جگہ ٹھہریں اور دوسری جگہ نہ ٹھہریں۔
ک	کذالک	جو اشارہ پہلے آیا ہے۔ اس جگہ بھی اسے ہی تصور کریں۔
سجدہ	سجدہ	آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کریں۔

پہلے پارے کا ناظرہ مکمل کرانے کے بعد بچّوں کو سورۃ الکوثر ، سورۃ القریش اور سورۃ الماعون باری باری یاد کرائیں۔ وقتاً فوقتاً ناظرہ کا اِعادہ کراتے رہیں ، اسی طرح مذکورہ سورتیں حفظ کرانے کے بعد ان کا بھی اِعادہ کرایا جانا چاہیے۔

دورانِ سبق بچّوں کو تلاوتِ کلام پاک (پہلے پارے) کی کیسٹ سے متعلقہ آیات سنوانے کا اہتمام کرلیا جائے تو بہتر ہے۔

حفظ و ترجمہ کے باب میں بچّوں کو انشاء اللہ اور ماشاء اللہ کے ترجمے بھی یاد کرائے جائیں اور بتایا جائے کہ یہ الفاظ کن مواقع پر ادا کیے جاتے ہیں۔ کسی کام کا ارادہ کرتے وقت انشاء اللہ کہا جاتا ہے اور ماشاء اللہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ہم کوئی خوبصورت چیز یا جان دار دیکھتے ہیں۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے مترادف ہیں۔ دعا اور ترجمہ بھی اسی طرح یاد کرایا جائے۔

اِعادہ

اِعادۂ سبق کے طور پر ناظرہ قرآن، حفظ اور حفظ و ترجمہ کے اسباق وقفے وقفے سے بچّوں سے سُنے جائیں۔

مقاصدِ سبق

طلبا کو قرآنی آیات اور عربی حروف کی پہچان کرانا اور الفاظ کی ادائیگی صحیح طور پر کرنے کے قابل بنانا۔

تدریسی اعانت

سورۃ الفاتحہ کا چارٹ ، سورۃ اخلاص کا چارٹ ، سورۃ النّصر کا چارٹ۔ حفظ و ترجمہ کے ضمن میں ایک یا زائد چارٹ جس پر تعوذ ، تسمیہ ، کلمہ طیّبہ ، درود پاک ، سبحان اللہ ، الحمد للہ ، استغفر اللہ ، ماشاء اللہ ، انشاء اللہ مع اعراب و ترجمہ کتاب کے مطابق درج ہوں۔

سابقہ معلومات کا جائزہ

قرآن پاک کتنے پاروں پر مشتمل ہے؟

آپ کو کوئی سورت یاد ہے؟

کوئی آیت یاد ہے؟

قرآن پاک میں کون سی آیت ہے جو دعا پر مشتمل ہے؟

نئی معلومات کا تعین

طلبا عربی حروف کے معانی و مفہوم جان سکیں ، سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص اور سورۃ نصر کے بارے میں جان سکیں۔

نفسِ مضمون

(الف) عربی حروف کی پہچان

طریقۂ تدریس

عربی حروف کی پہچان یسّرنا القرآن سے کرانے کے لیے حروف کا چارٹ کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے یا یہ الفاظ یسّرنا القرآن کے مطابق تختۂ سیاہ پر درج کردیے جائیں اور باآواز بلند طلبا سے ادا کروائے جائیں۔

یہ سبق طلبا کو مختلف حصّوں میں یعنی اجزا کر کے پڑھایا جائے گا۔

نفسِ مضمون

حفظِ قرآن

(ب) سورۃ فاتحہ (چارٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

طریقۂ تدریس

معلم کمرۂ جماعت میں سورۃ فاتحہ کا چارٹ آویزاں کرے گا اور پہلے درست تلفّظ کے ساتھ اس سورۃ کی تلاوت کرے گا۔

اس کے بعد باری باری چند طلبا سے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرائے گا اور انھیں بار بار یہ سورۃ دہرانے کی ہدایت کرے گا۔

نفسِ مضمون

سورۃ اخلاص (چارٹ)

سورۃ النّصر (چارٹ)

طریقۂ تدریس

معلم مذکورہ سورتوں پر مشتمل چارٹ باری باری کمرۂ جماعت میں آویزاں کر کے مذکورہ بالا طریقے کے مطابق یہ سورتیں بھی طلبا کو یاد کرائے۔

نفس مضمون

(ج) حفظ و ترجمہ (چارٹ) ایک یا زائد

تعوذ : أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی ، شیطان مردود سے۔

تسمیہ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

تکبیر: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

کلمہ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

درود پاک :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ : اے اللہ! رحمتیں فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے رحمتیں فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بڑی تعریف والا بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ ! برکت نازِل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازِل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بڑی تعریف والا بڑی بزرگی والا ہے۔

طریقۂ تدریس

حِفظ و ترجمہ : معلّم یا معلّمہ چارٹ آویزاں کرنے کے بعد پہلے خود تمام الفاظ بامعنی پڑھے پھر چند طلبا سے مع معنی الفاظ ادا کرائے اور بعض الفاظ کے معنی علیحدہ سے معلوم کرکے ان کی پہچان کرائے۔ مثلاً :

الفاظ	معانی
اعُوذ	پناہ مانگتا ہوں
الرّجیم	مردود
الرّحیم	نہایت رحم والا
اکبر	بہت بڑا
لا الہ	نہیں کوئی معبود
اللّٰھُمّ صَلِّ	اے اللہ، رحم و کرم فرما
کَما صَلّیتَ	جس طرح کہ تو نے رحم فرمایا

اِنّکَ حمیدُ مّجید	بے شک تو تعریف کے اور بزرگی کے لائق ہے
اللّٰھُمّ بارِک	اے اللہ برکت نازل فرما

نفس مضمون

سُبحانَ اللهِ	ترجمہ: اللہ پاک ہے
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ	ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے
اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ	ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں
مَاشَاءَاللّٰهُ	ترجمہ: جو (کچھ) اللہ نے چاہا
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ	ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا

باب دوم: ایمانیات وعبادات

توحید ۔ رسالت ۔ آخرت

مقاصدِ عمومی

بچّوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ،حضور ﷺ کی رسالت اور آخرت کے بارے میں بتانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا پیدا کرنے والا اور عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں اور آخرت پر ایمان لانا ہمارے عقیدے کی بنیادیں ہیں۔

امدادی اشیا

خانۂ کعبہ اور مسجدِ نبوی کی تصاویر۔ اللہ اکبر اور کلمہ طیبّہ کے چارٹ مع ترجمہ۔

ہدایت

سبق کو تین حصّوں میں تقسیم کرلیا جائے تا کہ بچّوں پر بوجھ نہ بنے اور ان کے ذہنوں میں باتیں گڈمڈ نہ ہوں۔

نفسِ مضمون

توحید

آمادگی

بچّوں سے سوال کیا جائے۔ہمیں اور آپ کوکس نے پیدا کیا ہے؟ یہ دنیا کس نے بنائی ہے ؟ ہم کس کی عبادت کرتے ہیں ؟ خانۂ کعبہ کی تصویر کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے کہ یہ کس کا گھر ہے؟ جب بچّے عنوان سے قریب تر آجائیں تو اعلانِ سبق کیا جائے۔

اعلانِ سبق

پیارے بچّو ! آج ہم تمام دنیا کے پیدا کرنے والے ، ہمیشہ قائم رہنے والے اور تمام کائنات کا نظام چلانے والے اللہ ربّ العزّت کی وحدانیت کے بارے میں پڑھیں گے۔ وحدانیت سے مراد یہ ماننا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یکتا و تنہا ہے۔کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور ہمیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔توحید ہمارے دین کی بنیاد ہے۔جس کا مطلب اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا ہے۔

طریقۂ تدریس

بچّوں سے بآوازِ بلند سبق پڑھوایا جائے اور دورانِ سبق مشکل الفاظ یعنی توحید اور کلمۂ توحید کے معنی تختۂ سیاہ پر لکھ دیے جائیں اور دورانِ سبق بچّوں سے متعلقہ سوالات بھی کرتے رہیں تاکہ بچّوں کو توحید کے معنی ازبر ہوجائیں۔

نفسِ مضمون

رسالت کیا ہے ؟

آمادگی

بچّوں کو مسجدِ نبوی کی تصویر کی طرف متوجہ کرکے سوالات کیے جائیں کہ آپ اس مسجدِ کا نام بتا سکتے ہیں ؟ اس مسجد کو مسجدِ نبوی کیوں کہتے ہیں ؟ پھر بتائیں ہمارے پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجتا رہا ہے۔جس طرح مسلمان ہونے کے لیے اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح رسالت اور رسولوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ پیارے بچوّ ! آج ہم رسالت اور عقیدۂ رسالت کے بارے میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باری باری با آوازِ بلند رسالت سے متعلق حصّہ پڑھوایا جائے۔ دورانِ تدریس سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ یہ بات باور کروائی جائے کہ ہمارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت بھی مسلمانوں پر لازمی ہے۔

نفسِ مضمون

آخرت کا تعارف

آمادگی

بچّوں کو سبق کے عنوان سے قریب لانے کے لیے انھیں بتایا جائے کہ ایمان کی بنیادیں کیا ہیں؟ یعنی اللّٰہ پر ایمان ، اللّٰہ کے رسولوں پر ایمان ، فرشتوں پر ایمان ، اللّٰہ کی کتابوں پر ایمان اور آخرت پر ایمان۔ پھر بچّوں سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ آخرت کسے کہتے ہیں؟ بچّوں کو آخرت کے لغوی معنی بتائے جائیں اور پھر اعلانِ سبق کیا جائے کہ آج ہم آخرت کے بارے میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

اعلانِ سبق کے بعد بچّوں سے سبق کا متعلقہ حصّہ باآواز بلند پڑھنے کے لیے کہا جائے اور آخرت کے لغوی معنی تختۂ سیاہ پر درج کیے جائیں۔ دورانِ سبق سوالات کیے جائیں تاکہ بچّوں کو سبق یاد کرنے میں آسانی ہو اور وہ دہرانے کا عمل طے کرتے ہوئے سبق کو ازبر کرلیں۔

اِعادہ

سبق مکمل ہونے کے بعد تدریس کے اثرات کا اندازہ لگانے کے لیے بچّوں سے مختلف سوالات کیے جائیں اور اگر ضروری ہو تو سبق کو دہرانے کے لیے کہا جائے اور گھر کا کام دیا جائے۔

قرآن مجید

مقاصدِ عمومی

قرآن مجید کا تعارف کرانا۔

مقاصدِ خاص

قرآن مجید کا تعارف ، قرآنِ مجید کی اہمیت ، قرآن مجید کی تلاوت کے آداب سے بچّوں کو روشناس کرانا۔

امدادی اشیا

قرآن مجید کی ایک تصویر۔ چار آسمانی کتابوں کے ناموں پر مشتمل چارٹ۔

آمادگی

بچّوں کو استقرائی طریقے سے سبق کے عنوان سے قریب تر لانے کے سوالات کا تعین کیا جائے اور پوچھا جائے ، بچو! اللّٰہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی پر کون سی آسمانی کتاب نازل فرمائی؟ دیوار پر جس کتاب کی تصویر آپ کو نظر آرہی ہے یہ کون سی کتاب ہے ، پھر بچّوں کو بتایا جائے کہ قرآنِ مجید قیامت تک اپنی اصل حالت میں انسان کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنا رہے گا ، جب کہ دوسری آسمانی کتابیں منسوخ ہوچکی ہیں۔ ان آسمانی کتابوں پر ایمان لانا بھی مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ بعد ازاں اعلانِ سبق کیا جائے۔

اعلانِ سبق

بچو! آج ہم قرآن مجید کے بارے میں اہم باتیں اس سبق میں پڑھیں گے اور یہ بھی پڑھیں گے کہ اس مقدس کتاب کی تلاوت کے آداب کیا ہیں؟

نفسِ مضمون

قرآن پاک کا تعارف اور تلاوت کے آداب

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باآواز بلند سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے اور پہلے پیراگراف کے بعد پوچھا جائے کہ چار مشہور آسمانی کتابوں کے نام کیا ہیں ؟ دوسرے پیراگراف کے اختتام پر سوال کیا جائے کہ پچھلی کتابیں منسوخ کیوں ہوگئیں؟ منسوخ کے لغوی معنی بھی تختۂ سیاہ پر لکھ دیے جائیں۔ تیسرے پیراگراف کے بعد سوال کیا جائے کہ قیامت تک اس کتاب میں تبدیلی کیوں ممکن نہیں؟ چوتھے پیراگراف کے دوران سوال کیا جائے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کس طرح کرنی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

اِعادہ

تدریس کے نتائج جاننے کے لیے سبق کے اختتام پر بچّوں سے مختلف سوالات کیے جائیں اور گھر کا کام دیا جائے۔

نمازوں کے اوقات ، آداب اور قبلہ

مقاصدِ عمومی

ہمارے دین کے نظامِ عبادت سے بچّوں کو آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

نماز کی اہمیت اور نماز کے آداب سے بچّوں کو روشناس کرانے کے ساتھ یہ بتانا کہ وقتِ مقررہ پر نماز پڑھنے کی فضیلت کیا ہے اور نماز کے وقت قبلے کی جانب رُخ کرنا کیوں ضروری ہے؟

امدادی اشیا

خانۂ کعبہ میں نماز کا منظر (تصویر)۔ پانچوں نمازوں کے نام چارٹ پر لکھے ہوئے۔

آمادگی

سبق کے عنوان سے قریب لانے کے لیے بچّوں سے پوچھا جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کس طرح کرتے ہیں یا ہمارے دین میں عبادت کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟ بچّوں کو بتایا جائے کہ عبادات میں سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ ہم دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اس کی خاص وجہ ہے۔ اس کی وجہ سے ہم نظم و ضبط کے عادی ہوتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ہم اسکول وقت پر آتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری بھی مقررہ وقت پر دیتے ہیں اور یہ اوقات اللہ تعالیٰ نے خود مقرر کیے ہیں۔ تو آئیے بچّو! آج ہم نماز اور قبلے کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

نفسِ مضمون

نمازوں کے اوقات، نماز کے آداب اور قبلے کا تعارف

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باری باری سبق کے مختلف حصّے باآوازِ بلند پڑھوائے جائیں۔ نماز کے اوقات کی پابندی کی فضیلت کا تذکرہ آئے تو بچّوں کو بتایا جائے کہ نماز پڑھنے کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں، انسان پاک صاف رہتا ہے اور نماز چوں کہ ایک طرح کی جسمانی ورزش بھی ہے لہٰذا نماز پڑھنے والا صحت مند اور چُست بھی رہتا ہے۔ نماز کے آداب بیان کرتے وقت بچّوں کو بتایا جائے کہ وہ جب مسجد میں جائیں تو بڑوں کے درمیان صف میں نہ گھسیں۔ یہ عمل آداب کے خلاف ہے۔

قبلے کا تعارف کراتے وقت بچّوں کو بتایا جائے کہ نماز کے لیے قبلہ رُو ہونا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اس عمل سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو ایک مرکز پر متحد ہوجانا چاہیے۔

بچّوں کو خانۂ کعبہ میں نماز کی ادائیگی کی تصویر دکھا کر بتایا جائے کہ پوری دنیا کے مسلمان مکّہ میں واقع خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور خانۂ کعبہ اللہ کا گھر ہے۔

اِعادہ

تدریس کے نتائج کا اندازہ لگانے کے لیے بچّوں سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں اور جوابات کی روشنی میں سبق کے اعادے یا اگلے سبق کے آغاز کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔ گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

مسجد کا احترام

مقاصدِ سبق

طلبا کو عبادت گاہ کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور ہمارے مذہب میں عبادت گاہ یعنی مسجد کی اہمیت اور حرمت سے روشناس کرانا۔

تدریسی اعانت

مسجد کی تصویر پر مشتمل چارٹ ۔ اسلام میں پہلی مسجد ، مسجدِ قبا کی تصویر پر مشتمل چارٹ۔

سابقہ معلومات کا اِعادہ

عبادت گاہ کسے کہتے ہیں ؟

مسلمان عبادت کے لیے کہاں جاتے ہیں؟

اہم مساجد کے نام بتایئے۔

نئی معلومات کا تعین

تمہید : پیارے بچّو! آج ہم آپ کو مساجد کی اہمیت اور ان کے احترام اورمسجد میں جانے کے آداب سے متعلق بتائیں گے۔ آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ مساجد میں ہم عبادت کرتے ہیں اور عبادت کی جگہ یعنی نماز کی جگہ پاک صاف رکھی جاتی ہے۔

طریقۂ تدریس

معلم کمرۂ جماعت میں مساجد کی تصاویر پر مشتمل چارٹ آویزاں کرے گا۔

آمادۂ سبق کرنے کے بعد معلم طلبا سے سبق باآواز بلند پڑھوائے گا اور ہر پیرا گراف کے بعد وقفے میں ایسے سوالات کا سلسلہ بھی جاری رکھے جو پیرا گراف سے متعلق ہوں۔

باب سوم: سیرتِ طیّبہ ﷺ

حضرت ابوطالب کی کفالت

مقصدِ عمومی

بچّوں کو رسول اللہ ﷺ کے حالاتِ زندگی سے آ گاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو حضور اکرم ﷺ کی پرورش کے بارے میں بتانا کہ آپ ﷺ نے کن حالات میں اپنا بچپن گزارا اور آپ ﷺ کے چچا ابوطالب نے والدہ اور دادا کے انتقال کے بعد کس طرح ان کی پرورش کی؟

امدادی اشیا

ایک چارٹ جس پر حضور ﷺ کے والد ، والدہ، دادا اور چچا کے نام جلی حروف میں درج ہوں۔

آمادگی

سب سے پہلے استاد بچّوں کو اپنی طرف متوجہ کرکے یہ سوال کرے کہ انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں جو کچھ دوسری جماعت میں پڑھا تھا وہ انھیں کتنا یاد ہے۔ پھر بچّوں کو یاد دلایا جائے کہ دوسری جماعت میں انھوں نے یہ پڑھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کے والد کا انتقال آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی ہوگیا تھا اور آپ ﷺ یتیم پیدا ہوئے تھے۔ چھ سال کی عمر میں والدہ محترمہ بھی انتقال کرگئیں اور پھر دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی پرورش کی مگر دو سال بعد دادا کا بھی انتقال ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کی پرورش کی ذمّہ داری آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے سنبھال لی۔ اس مرحلے پر بچّے چونکہ عنوانِ سبق سے قریب ہوچکے ہوں گے لہٰذا اعلانِ سبق کردیا جائے۔

اعلانِ سبق

پیارے بچّو ! آج کے سبق میں پڑھیں گے کہ حضرت ابوطالب نے حضور اکرم ﷺ کی کفالت کس طرح کی۔

نفسِ مضمون

حضرت ابو طالب کی کفالت

طریقۂ تدریس

بچّوں سے سبق بلند آواز سے پڑھوایا جائے اور دورانِ تدریس متعلقہ سوالات کیے جائیں۔ مثلاً آپ ﷺ کے والد کا کیا نام تھا ؟ ان کا انتقال کب ہوا؟ والدہ کا نام بتائیے؟ دادا کے انتقال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر کیا تھی۔ دیوار پر نصب چارٹ کی نقل بچّوں کو کاپی میں کرادی جائے۔

اعادۂ سبق

سبق کے اختتام پر تدریس کے نتائج جانچنے کے لیے معروف طریقہ اختیار کیا جائے اور اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل مرتّب کیا جائے۔ بچّوں کو گھر کا کام دیا جائے۔

شام کا سفر

مقصدِ عمومی

حضور اکرم ﷺ کی نبوّت سے پہلے کی عملی زندگی سے بچّوں کو آگاہ کرنا۔

مقصدِ خاص

حضور اکرم ﷺ کے پہلے سفر کے بارے میں بچّوں کو آگاہ کرنا اور بتانا کہ حضور اکرم ﷺ بھی اپنے چچا سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے اور ان کی جدائی گوارا نہیں کرتے تھے۔

امدادی اشیا

ایسا نقشہ جس میں سعودی عرب کے شہر مکّہ کے علاوہ ، پڑوسی ممالک عراق اور شام بھی دکھائے گئے ہوں اور بصریٰ بھی دکھائی دے رہا ہو۔

آمادگی

مذکورہ عنوان سے قریب تر لانے کے لیے استاد بچّوں کو بیانیہ طریقے سے آمادۂ سبق کرنے کا طریقہ اختیار کرے اور بتائے کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنے چچا سے بہت محبت تھی اور چچا بھی آپ ﷺ کو بہت چاہتے تھے اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب تجارت کرتے تھے اور سامانِ تجارت لے کر اکثر ملکِ شام جایا کرتے تھے۔ شام کا سفر ان دنوں بہت مشکل تھا اور وہاں سے واپس آنے میں کئی کئی دن بلکہ ہفتے لگ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب حضرت ابو طالب شام کے سفر پر جانے لگے تو حضور اکرم ﷺ نے بھی ان کے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر کی کیوں کہ آپ ﷺ کو اپنے چچا کی جدائی برداشت نہ تھی۔

اعلانِ سبق

بچّو ! آج ہم اس سفر کا احوال پڑھیں گے۔

نفسِ مضمون

شام کا سفر

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باری باری بلند آواز میں سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے اور دورانِ تدریس ان سے متعلقہ سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جائے تا کہ سبق دہرانے کی ضرورت کم سے کم رہے۔ نقشے کی طرف اشارہ کرکے انھیں بتایا جائے کہ شام اور بصریٰ کا مکّہ سے بہت فاصلہ ہے اور ان دنوں سفر بہت دشوار ہوتا تھا۔ لوگ پیدل یا اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ آخری پیراگراف پڑھاتے وقت بچّوں کو بتایا جائے کہ پیارے بچو! ہمارے نبی ﷺ کی آمد کی گواہی آپ ﷺ سے پہلے آنے والے

انبیا نے بھی دی تھی۔ اس زمانے کے مذہبی پیشوا اور عالم ان نشانیوں کے بارے میں جانتے تھے۔ شام کے سفر کے دوران بصریٰ میں جب ایک عیسائی راہب یعنی مذہبی پیشوا نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اسے وہ نشانیاں نظر آئیں جو پہلے آنے والے نبیوں نے بتائی تھیں۔ اس لیے اس نے حضرت ابوطالب کو مشورہ دیا کہ آپ فوراً اپنے بھتیجے کو لے کر واپس چلے جائیں کیوں کہ اگر شام کے یہودیوں نے نبیوں والی نشانیاں پہچان لیں تو وہ آپ ﷺ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔
پیارے بچّو! اب آپ شام کے سفر سے متعلق سبق کا آخری پیراگراف پڑھنا شروع کریں۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر معروف طریقے کے مطابق تدریس کے نتائج کا اندازہ لگایا جائے اور اگلے سبق کی تدریس کے بارے میں لائحہ عمل طے کیا جائے۔ گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

حلفُ الفُضول

مقصدِ عمومی

بچّوں کو حضور اکرم ﷺ کے نبوت سے سرفراز ہونے سے پہلے کے حالاتِ زندگی سے روشناس کرانا۔

مقاصدِ خاص

قبیلہ قریش اور قبیلہ بنو قیس کے درمیان لڑائیوں کو روکنے کے لیے کیے جانے والے معاہدے کے بارے میں آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا

اس عنوان میں تصویری چارٹ دینا مناسب نہیں ہے۔ البتہ مختصر طور پر حلف الفضول کے بارے میں معلومات پر مبنی چارٹ لگایا جاسکتا ہے۔ جس میں درج کیا جاسکتا ہے ”حلف الفضول اس معاہدے کا نام ہے جو ”حربِ فجار“ یعنی فجار کی لڑائی روکنے کے لیے کیا گیا تھا۔“

آمادگی

بچّوں کو سبق کے عنوان سے قریب تر لانے کے لیے بیانیہ طریقہ اختیار کرنا مناسب ہے۔ استاد بچّوں کو بتائے کہ 'جنگ' دو ملکوں کے درمیان لڑی جاتی ہے جبکہ 'لڑائی' دو قبیلوں کے درمیان ہوتی ہے۔ جب سے انسان پیدا ہوا اور قبیلے وجود میں آئے ان کے درمیان لڑائیاں جاری ہیں۔ جب حضور اکرم ﷺ کی عمر چودہ یا پندرہ برس تھی تو ان دنوں قبیلہ قریش اور قبیلہ بنو قیس میں لڑائی چھڑ گئی۔ اس سے پہلے بھی ان قبیلوں کے درمیان لڑائی ہوتی رہی تھیں۔ دونوں قبیلوں کے بزرگ سردار لڑائیاں ختم کرانا چاہتے تھے تاکہ جانی اور مالی نقصان سے بچا جاسکے۔ ان بزرگوں کے ناموں میں فضل آتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے بھی لڑائی ختم کرانے کے لیے معاہدے کی تجویز دی۔ دونوں قبیلوں نے یہ تجویز مان لی اور معاہدہ کرلیا۔ اس معاہدے کا نام بزرگ سرداروں کے ناموں پر حلف الفضول یعنی 'فضلوں کا معاہدہ' رکھا گیا۔

اعلانِ سبق

آج ہم اس معاہدے کے بارے میں پڑھیں گے۔

نفسِ مضمون

حلف الفضول معاہدے کی ضرورت

طریقۂ تدریس

بچّوں سے فرداً فرداً بلند آواز سے سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے اور دورانِ سبق جتنا پڑھا گیا ہے اس حصّے میں سے سوال کرتے رہیں۔ تختۂ سیاہ پر حلف الفضول یعنی معاہدہ الفضول لکھ دیا جائے۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر سوالات کے ذریعے یہ جانچ کریں کہ طلبا نے تدریس سے کس حد تک استفادہ کیا ہے۔ نتائج کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے۔ بچّوں کو گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح

مقاصدِ عمومی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے بارے میں بچّوں کو بتانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو بتانا کہ **اللہ** کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا کے ساتھ کب اور کس طرح ہوئی؟ سبق کے اس حصّے کے لیے امدادی اشیا لازمی نہیں۔

آمادگی

بچّوں کو سبق کے عنوان سے قریب تر لانے کے لیے سوال کیا جائے کہ کیا آپ میں سے کوئی بچّہ بتا سکتا ہے کہ حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا کون تھیں؟ ان کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا رشتہ تھا؟ سوالات کے درست جواب ملنے کے بعد بچّوں کو بتایا جائے کہ آج ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں پڑھیں گے۔

اعلانِ سبق

پیارے بچّو! آیئے! ہم پڑھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا کا نکاح کیسے ہوا تھا؟

نفسِ مضمون

حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا سے نکاح

طریقۂ تدریس

بچّوں کو سبق بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ دورانِ سبق بچّوں کو اچّھی طرح باور کرانے کے لیے یہ جملہ تختۂ سیاہ پر درج کردیا جائے ''حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا مکے کی ایک معزز خاتون تھیں اور ان کا سامانِ تجارت دوسرے ملکوں میں جاتا تھا۔'' اسی طرح آگے چل کر یہ جملہ

بھی تختۂ سیاہ پر لکھ دیا جائے ''حضور اکرم ﷺ ، حضرت **خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا کا سامانِ تجارت لے کر شام گئے۔'' سبق کے دوران بچّوں سے سوالات پوچھنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

اِعادہ

سبق کے اختتام پر آسان سوالات کے ذریعے یہ جانچ کی جائے کہ بچّوں نے تدریس سے کتنا استفادہ کیا۔ انھیں گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

حجرِ اسود کی تنصیب

مقصدِ عمومی

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات سے بچّوں کو روشناس کرانا۔

مقاصدِ خاص

حضور اکرم ﷺ کی ذہانت ،قوتِ فیصلہ اور تدبر کے بارے میں بچّوں کو آگاہ کرنا۔

امدادی اشیا

خانۂ کعبہ کی ایسی تصویر جس میں مقامِ اسود یعنی وہ جگہ جہاں حجرِ اسود نصب ہے، واضح نظر آرہا ہو۔
خانۂ کعبہ کی تعمیر کے مراحل کا وہ چارٹ جس میں قدیم اور جدید تبدیلیوں کو بتدریج دکھایا ہے۔
(یہ تصاویر اور چارٹ بازار میں بآسانی دستیاب ہیں)۔

آمادگی

بچّوں کو عنوان سے قریب تر لانے کے لیے استاد خانۂ کعبہ کے بارے میں اس طرح تفصیل سے بتائے کہ ہمارے دین میں اس کی اہمیت بھی اجاگر ہو اور انھیں یہ پتا چل سکے کہ اس عمارت کو اسلام سے پہلے بھی فضیلت حاصل تھی۔ اس عمارت کی خصوصیات ، مقدس اشیا اور مقامات کے بارے میں بتائیے۔ پھر بتایا جائے کہ آج ہم حجرِ اسود کی تنصیب کے بارے میں ایک ایسا واقعہ

پڑھیں گے جس میں ہمارے پیارے رسول ﷺ کا تدبر، ذہانت اور قوتِ فیصلہ بلندیوں پر نظر آتی ہے۔

اعلانِ سبق

سبق کا اعلان کرتے ہوئے معلّم تصویر اور چارٹ کی طرف اشارہ کر کے مزید باتیں بچّوں کو بتا سکتا ہے۔

نفسِ مضمون

حجرِ اسود کی تنصیب اور حضور اکرم ﷺ کا تدبر

طریقۂ تدریس

بچّوں سے باری باری بلند آواز سے سبق پڑھوایا جائے اور دورانِ تدریس سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ مثلاً بچّوں سے پوچھا جائے کہ حجرِ اسود اصل جگہ پر لگانے کے لیے لڑائی کی نوبت کیوں آئی تھی؟ پھر یہ مسئلہ حل کیسے ہوا؟

اِعادہ

سبق کے اختتام پر معروف طریقے کے مطابق سوالات کے ذریعے یہ اندازہ لگایا جائے کہ بچّوں نے تدریس سے کتنا استفادہ کیا؟

غارِ حرا میں خلوت نشینی

مقصدِ عمومی

بچّوں کو حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے اہم واقعات سے آگاہ کرانا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو حضور اکرم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہونے کے واقعے کے بارے میں بتانا۔

امدادی اشیا

غارِحرا کی تصویر۔ ایک چارٹ جس میں پہلی وحی یعنی سورۃ علق کی آیات درج ہوں۔ ان کا ترجمہ بھی دے دیا جائے تو بہتر ہے۔

آمادگی

تصویر دیوار پر آویزاں کردی جائے اور بچّوں سے سوال کیا جائے کہ یہ کس مقام کی تصویر ہے؟ ممکن ہے، بچّے اس بارے میں جواب درست طریقے سے نہ دے پائیں۔ انھیں زیادہ تجسّس میں مبتلا نہیں کیا جائے بلکہ بتائیں کہ یہ غارِحرا کی تصویر ہے۔ یہ وہ غار ہے جہاں نبوت سے سرفراز ہونے سے قبل حضور اکرم ﷺ تشریف لے جایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ اسی غار میں حضور اکرم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور حضرت جبرائیل نے آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا پیغامِ نبوّت پہنچایا۔

اعلانِ سبق

پیارے بچّو! آج ہم غارِحرا میں حضور اکرم ﷺ کی خلوت نشینی کے بارے میں پڑھیں گے۔

نفسِ مضمون

غارِحرا میں حضور اکرم ﷺ کی خلوت نشینی

طریقۂ تدریس

یہ سبق مختصر ہے، اسے بچّے ایک نشست میں بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ کسی بچّے سے بلند آواز میں سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے اور دورانِ سبق بچّوں پر واضح کردیا جائے کہ غارِحرا میں خلوت نشینی کا مقصد کیا تھا؟ اس موقع پر بچّوں کو خلوت نشینی کے معنی سمجھائے جائیں۔ خلوت اور نشینی کے معنی علیحدہ علیحدہ تختۂ سیاہ پر لکھ دیے جائیں۔

خلوت : تنہائی

نشینی : قیام

بچّوں کو یہ بھی بتایا جائے کہ چونکہ ان دنوں عرب میں ہر طرف بُرائیاں عام تھیں اور حضور ﷺ کو یہ باتیں ناپسند تھیں لہٰذا آپ ﷺ سکون کی تلاش میں اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لیے غارِ حرا میں چلے جایا کرتے تھے۔

اِعادہ

معروف طریقے کے مطابق یہ اندازہ لگایا جائے کہ بچّوں نے تدریس سے کس قدر استفادہ کیا ہے؟ انھیں گھر کا کام بھی تفویض کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق

دیانت ۔ صداقت ۔ تجارت ۔ حسنِ معاملت

مقصدِ عمومی

حضور اکرم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ سے بچّوں کو روشناس کرنا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو حضور اکرم ﷺ کی سیرت و کردار کی روشنی میں اعلیٰ اخلاق برتنے اور اچھا انسان بننے کے لیے ترغیبات فراہم کرنا۔

امدادی اشیا

ایک چارٹ جس پر درج ذیل الفاظ اور ان کے معنی درج ہوں۔

امین : لوگوں کی امانت حفاظت سے رکھنے والا اور دیانت کے ساتھ واپس لوٹانے والا۔

صادق : ہمیشہ سچ بولنے والا۔

حسنِ معاملت : دوسروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ (ہر معاملے میں)

آمادگی

اس سبق کی جانب بچّوں کو آمادہ کرنے کے لیے بیانیہ طریقہ زیادہ موزوں ہے۔ استاد بچّوں کو دیانت، امانت ، صداقت کی اہمیت سے آگاہ کرے۔ سچّائی کے بارے میں یا سچ بولنے سے متعلق کوئی واقعہ یا واقعات مختصراً بچّوں کو بتائے۔

اعلانِ سبق

(نوٹ) سبق کی طوالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے استاد خود تعین کرے کہ اسے کتنا سبق پڑھانا ہے پھر سبق کا اعلان کرے۔

نفسِ مضمون

حضور اکرم ﷺ کی دیانت ، صداقت اور تجارت میں لین دین کے اصول

بچّوں کو بلند آواز سے سبق پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ جب دیانت کا تذکرہ آئے تو بچّوں کو دیانت کے معنی بتائے جائیں اور تختۂ سیاہ پر بھی دیانت کے معنی لکھ دیے جائیں۔ صداقت کے بارے میں پیراگراف پڑھوانے کے دوران بچّوں کو صداقت کے معنی بتائے جائیں اور صداقت کے معنی تختۂ سیاہ پر لکھے جائیں۔ بچّوں کو یہ بھی بتایا جائے کہ سبق پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم بھی اپنی زندگیوں کو حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ڈھالیں۔ بچّوں کو عام زندگی میں دیانت داری اور سچ کے فائدے بھی بتائے جائیں۔

طریقۂ تدریس

تجارت کے عنوان سے سبق کا آغاز کرنے کے لیے بچّوں سے سوالات کیے جائیں اور پوچھا جائے کہ تجارت سے کیا مراد ہے۔ انھیں بتایا جائے کہ تجارت کاروبار کو کہتے ہیں اور تجارت میں کامیابی کے کچھ اصول ہوتے ہیں۔ پیارے بچّو! ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی تجارت کرتے تھے اور اپنے وقت کے کامیاب ترین تاجر تھے کیوں کہ آپ ﷺ نے دورانِ تجارت کبھی جھوٹ نہیں بولا ، بے ایمانی یا بددیانتی نہیں کی۔ آیئے اب سبق پڑھتے ہیں۔

اس کے بعد بچوں میں سے کسی ایک سے سبق کا یہ حصّہ بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کہا جائے اور دورانِ تدریس سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

نفسِ مضمون

حسنِ معاملت

طریقۂ تدریس

بیانیہ طریقے کے ذریعے استاد بچّوں کو عنوان سے قریب تر لانے کے لیے بتائے کہ پیارے بچو ! ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں یہ افراد نے مل کر تشکیل دیا ہے یا بنایا ہے۔ صبح شام ہمارا مختلف قسم کے لوگوں سے واسطہ رہتا ہے۔ گھر میں والدین اور بھائی بہن سے اسکول میں استاد اور ساتھیوں سے ، بازار میں دکان داروں سے ، بس میں کنڈکٹر سے ، سڑک پر راہ گیروں سے۔ ہمیں ان تمام لوگوں سے اچھّے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

گفتگو کے دوران آداب کا خیال کرنا چاہیے۔ لین دین کے معاملات میں دیانت داری کا خیال رکھنا چاہیے ، ہمیشہ دوسروں کا ادب اور احترام کرنا چاہیے ، ان کے کام آنا چاہیے۔ کسی سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ پیارے بچو ! اب ہم پڑھیں گے کہ حضور اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے تھے؟ آیئے سبق کا آغاز کرتے ہیں۔

سبق پڑھوانے کے دوران بچّوں سے سوالات کرنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ رسولوں کی حیات ہمارے لیے بہترین نمونہ ہوتی ہے۔ ہمیں ان کے طرزِ عمل سے زندگی گزارنے کے لیے ہدایت ملتی ہے۔

اِعادۂ سبق

سبق کے تمام مراحل کے اختتام پر یہ اندازہ لگایا جائے کہ بچّوں نے تدریس سے کس قدر استفادہ کیا ہے۔ اگر کسی مرحلے پر مقاصدِ تدریس میں کوئی کمی نظر آئے تو اسے پورا کرنے کی

کوشش کی جائے اور بہتر نتائج کا پورا اطمینان کر لینے کے بعد اگلے سبق کی طرف بڑھا جائے۔ گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

رواداری اور حسنِ معاشرت

رواداری اور حسنِ معاشرت کے عنوانات تیسری جماعت کے بچّوں کے لیے آسان نہیں ہیں۔ لہٰذا بچّوں کو آمادۂ سبق کرنے کے لیے بیانیہ طریقے پر زیادہ زور دینا ہوگا اور مختلف سوالات کے ذریعے انھیں سبق کے لیے تیار کرنا ہوگا۔

طریقۂ تدریس

رواداری کے ضمن میں بچّوں سے یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی انھیں تنگ کرتا ہے یا ان کا دل دُکھاتا ہے تو انھیں کیسا لگتا ہے اور کیا وہ تنگ کرنے یا دل دُکھانے والے سے بدلہ لیتے ہیں؟

بچّوں کی طرف سے اثبات یا نفی میں جواب آسکتے ہیں۔ نفی میں جواب دینے والے بچّے کی مثال دیتے ہوئے اس عمل کو رواداری کا مفہوم سمجھانے کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

اسی طرح حسنِ معاشرت کے ضمن میں یہ سوال کرنا چاہیے کہ آپ کے گھر میں کتنے لوگ رہتے ہیں؟ کیا وہ آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں؟ لڑتے جھگڑتے یا تنگ تو نہیں کرتے؟ ایک دوسرے کے مسائل کس طرح حل کرتے ہیں؟ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد بچّوں کو حسنِ معاشرت کا مفہوم سمجھانے کے بعد سبق پڑھانا چاہیے۔

دورانِ سبق یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ آپ کو کس قسم کے لوگ زیادہ پسند ہیں یا اچّھے لگتے ہیں۔ تنگ کرنے والے یا آپ کا اور دوسروں کا خیال رکھنے والے۔ وغیرہ وغیرہ۔

رسول اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ

مقصدِ عمومی

بچّوں کو حضور اکرم ﷺ کی ذاتی زندگی سے آگاہ کرنا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو یہ بتانا کہ حضور ﷺ کی ذاتی زندگی ہم سب کے لیے ایک نمونہ ہے۔ یہ بھی بتانا کہ اللّٰہ کے رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں اور انبیاء کے سردار ہوتے ہوئے بھی آپ ﷺ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی ، حالانکہ آپ ﷺ چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ ﷺ کے قدموں میں آجاتی۔

آمادگی

بچّوں کو مذکورہ سبق کی طرف مائل کرنے کے لیے استاد استقرائی و بیانیہ دونوں طریقوں کو استعمال کرے اور سوالات اور بیان کے ذریعے بچّوں کو عنوان سے قریب تر لائے۔ اس سبق میں امدادی اشیا میں کسی تصویر وغیرہ کا استعمال مناسب نہیں۔ معلّم بچّوں سے سوال پوچھ سکتا ہے۔

پیارے بچوّ! کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ تمام انبیا کے سردار اور تمام انسانوں میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ ﷺ کا درجہ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں سے بھی بلند تر ہے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ آپ ﷺ تمام انسانوں کو برابری کی تعلیم دیتے تھے، اس لیے اپنے غلاموں سے بھی اچّھا سلوک فرماتے تھے۔

اعلانِ سبق

آیئے ! آج ہم دنیا کے سب سے اعلیٰ انسان ، تمام انبیا کے سردار اور دونوں جہانوں کے لیے رحمت ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتی زندگی کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

نفسِ مضمون

حیاتِ طیبّہ

طریقۂ تدریس

بچّوں سے یہ سبق دو یا تین حصّوں میں باری باری بلند آواز سے پڑھوایا جائے اور ہر حصّے کی تدریس کے دوران سوالات کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ مثلاً حضور اکرم ﷺ کس طرح کی غذا کھاتے تھے؟ کیسا لباس پہنتے تھے؟ اپنے غلاموں سے کس طرح پیش آتے تھے؟ سخاوت اور فیاضی میں آپ ﷺ کا کردار کیسا تھا؟

دورانِ تدریس بچّوں کو کم کھانے ، سادہ لباس پہننے ، گھریلو کام کاج کرنے کے فوائد بھی بتائے جائیں۔

اِعادہ

ہر سبق کے اختتام پر سوالات کے ذریعے یہ معلوم کریں کہ بچّوں نے تدریس سے کس حد تک استفادہ کیا۔ اگر ضرورت ہو تو سبق کو دہرانے کے لیے کہیں۔ گھر کا کام تفویض کریں۔

باب چہارم: اخلاق و آداب

مقصدِ عمومی

بچّوں کو اخلاق و آداب کی تعلیم دینا۔

مقاصدِ خاص

بچّوں کو حسنِ معاشرت کی ضرورت سے آ گاہ کرنا اور بتانا کہ چھوٹوں اور بڑوں سے کس طرح پیش آنا چاہیے اور روز مرہ امور میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

امدادی اشیا

کمرۂ جماعت کا منظر، کسی سڑک کا منظر جس میں ایک بچّہ، بوڑھے شخص کو سڑک پار کرا رہا ہو۔

آمادگی

بچّوں کو عنوان سے قریب تر لانے کے لیے انھیں بتایا جائے کہ کوئی بھی انسان دنیا میں تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ زندہ رہنے کے لیے اسے دوسرے انسانوں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنے پر مجبور ہے۔ مل جل کر رہنے سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اچّھا معاشرہ وہی ہوتا ہے جس میں تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرتے ہیں، ایک دوسرے کا ادب کرتے ہیں۔ اچّھے معاشرے کے لیے اچّھے لوگ ضروری ہوتے ہیں۔ اچّھے معاشرے کی تشکیل کے لیے قرآن نے بہت سے احکامات دیے ہیں اور خود ہمارے رسول ﷺ نے اخلاق کا بہترین نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا جن کی روشنی میں ہم اخلاق و آداب کا تعین کر سکتے ہیں۔ کامل مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں اور اپنے گھر والوں کے لیے اچّھا ہو۔ اپنے رشتہ داروں کو ان کا حق دیتا ہو، اپنے پڑوسیوں، پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں کے ساتھ اچّھا سلوک کرتا ہو۔

اچّھے انسان کے لیے ہمارے دین میں بتایا گیا ہے کہ وہ بدگمانی نہ کرتا ہو۔ فحش گوئی، بد کلامی سے بچتا ہو اور دوسروں کو لعن طعن بھی نہ کرتا ہو۔

اعلانِ سبق

اب ہم پڑھیں گے کہ اپنے گھر والوں ، ملنے جلنے والوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے ، جھوٹ ، چوری ، غیبت سے بچنا چاہیے اور بات چیت میں کن آداب کا خیال رکھنا چاہیے؟

طریقۂ تدریس

استاد سبق کو کئی حصّوں میں تقسیم کرکے بچّوں کو پڑھانا شروع کرے۔ سبق کو ازبر کرانے کے لیے استاد ، بیانیہ اور استقرائی دونوں طریقوں سے استفادہ کرتے ہوئے بچّوں کو آسان پیرائے میں کہانیوں اور قصّوں کے ذریعے بھی نتائج حاصل کرسکتا ہے۔ معلّم روزمرہ زندگی کے معمولات اور واقعات طالب علموں کے سامنے بطور مثال پیش کرسکتا ہے اور بچّوں سے سوالات کرسکتا ہے کہ ان کا رویّہ دوسروں کے ساتھ یا دوسروں کا رویّہ ان کے ساتھ کیسا رہتا ہے؟ انھیں خود کس قسم کے لوگ پسند ہیں؟ بد زبان اور بدکلامی کرنے والے لوگ انھیں کیسے لگتے ہیں یا چوروں کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ چوری کیسا کام ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

بہتر ہے کہ اس باب کو تین حصّوں میں تقسیم کرلیا جائے۔ پہلا حصّہ حسنِ اخلاق یعنی ساتھیوں ، رشتہ داروں ، بہن بھائیوں اور پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات پر دوسرا حصّہ حسنِ معاشرت یعنی جھوٹ ، چوری ، غیبت سے اجتناب اور تیسرا حصّہ آدابِ گفتگو پر مشتمل ہو۔ دورانِ تدریس امدادی اشیا سے استفادہ کیا جائے۔

اِعادہ

ہر حصّے کی تدریس کے دوران متعلقہ سوالات بچّوں کے سامنے رکھے جائیں اور اختتامِ عنوان پر یہ اندازہ لگایا جائے کہ بچّوں نے تدریس سے کس قدر استفادہ کیا ہے۔ بچّوں کو گھر کا کام تفویض کیا جائے۔

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

مقاصدِ سبق

طلبا کو مشاہیرِ اسلام کی زندگیوں، کارناموں سے روشناس کرانا۔

امدادی اشیاء

خانۂ کعبہ کی تصویر۔ بہتر ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر کے ابتدائی مراحل سے آج تک کی تعمیرات کا جو چارٹ باآسانی دستیاب بھی ہے حاصل کیا جائے۔

سابقہ معلومات کا جائزہ

اللہ کے پیغمبروں کے نام بتائیے۔

کون سے پیغمبر ہیں جنھوں نے خانۂ کعبہ تعمیر کیا؟

خلفائے راشدین کے نام بتائیے۔

پہلے خلیفہ کون تھے؟

اعلان سبق

بچّو! آج ہم آپ کو اللہ کے برگزیدہ پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں پڑھائیں گے۔

نفسِ مضمون

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالاتِ زندگی (کتاب سے لیا جائے)

طریقۂ تدریس

سب سے پہلے خانۂ کعبہ کی تعمیر کے مراحل پر مشتمل چارٹ کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

پھر بچّوں سے سوال کیا جائے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا تھا؟

جو درست جواب بچّوں کی طرف سے نہ آئے تو بچّوں کو شش و پنج میں ڈالنے کی بجائے معلّم انھیں شائستگی سے بتائے کہ کوئی بات نہیں ، اگر آپ کو معلوم نہیں تو ہم بتاتے ہیں ، خانۂ کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ آج ہم آپ کو انھی کے حالاتِ زندگی کے بارے میں پڑھائیں گے۔

معلم خود سبق دہرائے یا کسی بچّے سے ایک ایک پیراگراف کرکے سبق دہرانے کے لیے کہے اور ہر پیراگراف کی تکمیل کے بعد اس میں دی گئی معلومات کے مطابق سوالات بھی کرے۔ یہ سوالات سبق کے آخر میں درج مشق کے سوالات سے ہم آہنگ ہونے چاہئیں۔

نفسِ مضمون

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی (کتاب کے سبق سے لیے جائیں)

طریقۂ تدریس

خلفائے راشدین کے ناموں پر مشتمل چارٹ کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا جائے۔

چارٹ کی طرف اشارہ کرکے بچّوں سے پوچھا جائے کہ پہلے خلیفہ کون تھے؟ پھر اعلان سبق کیا جائے۔

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا سبق بھی پیراگراف در پیراگراف بچّوں سے با آواز بلند پڑھوایا جائے اور پھر سوالات کا سلسلہ بھی ہر پیراگراف کے اختتام پر جاری رکھا جائے۔

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام کیا تھا؟

آپ رضی اللہ عنہ کی گزر بسر کس طرح ہوتی تھی؟

حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں مقبول کیوں تھے؟